إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ط عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ع

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی صاحب

قادیان دارالامان

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جانشین کونسی جماعت ہے

پیغامی اصحاب اور خصوصاً ان کے "حضرت امیر" ہمیشہ یہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ "جماعت لاہور حضرت مسیح موعود کی حقیقی جانشین ہے"۔ چنانچہ ۱۸۔ نومبر جمعۃ الوداع کے موقعہ پر بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نے جو خطبہ پڑھا۔ اور جو ۳۰ نومبر کے پیغام میں شائع ہوا ہے۔ وہ بھی اسی موضوع پر ہے۔ اس میں آپ نے یہی دعوے پیش کرتے ہوئے حزب اللہ کی نشانیاں اور اس میں بھرتی کی شرائط پیش کی ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ:-

"چار چیزیں ہیں۔ جو اس بات کا فیصلہ کر دیتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی خصوصیات قادیان میں نظر آتی ہیں۔ یا یہاں"۔ اور ان میں سے پہلی چیز "نیکی اور بلند اخلاقی" دوسری چیز "علم" تیسری "کام یا عمل" اور چوتھی چیز "عقائد" ہیں۔ اور ان کی رُو سے میں یہ چاروں چیزیں قادیان سے مفقود ہیں۔ اور لاہور میں بکثرت موجود ہیں:-

اس وقت اس خطبہ پر اس رنگ میں تنقید پیش نظر نہیں۔ کہ مولوی صاحب کا یہ دعوے کہاں تک اور کس حد تک درست ہے۔ اہلِ پیغام کی نیکی اور بلند اخلاقی۔ علم و فضل۔ عمل اور عقائد کی کیا حقیقت ہے اس پر انشاء اللہ العزیز کسی دوسری صحبت میں روشنی ڈالی جائے گی۔ اور اگر ان کے اخلاق کی بلندی اور شرافتِ نفس نے ہمیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے پر مجبور کر دیا جیسا کہ امید ہے۔ کہ یہ ہو کر رہے گا۔ اور ہمارے آقا و مولا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہمیں اجازت دی۔ کہ ان مدعیانِ نیکی و بلند اخلاقی اور پیکرانِ شرافت و نجابت کی پاکبازی کے نمونے اہلِ دنیا کو دکھا سکیں تو ہر شخص حقیقت حال سے آگاہ ہو جائے گا۔ اس وقت ہماری راہ میں یہ مشکل حائل ہے۔ کہ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ ہمیں اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ معمولی سخت الفاظ کے استعمال پر بھی سخت تنبیہ فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حضور کے متعدد خطبات سے ظاہر ہے۔ لیکن ہماری اس خاموشی سے اہلِ پیغام کو یہ دھوکا نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی بے مثال پاکیزگی۔ طہارت اور بلند اخلاقی کے واقعات ہم سے پوشیدہ ہیں ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں آید راز
ورنہ در محفل رنداں خبرے نیست کہ نیست

ان بزرگوں کی پارسائی۔ اور بلند اخلاقی کا اندازہ تو صرف اس ایک حرکت سے ہی ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت سے علیحدہ ہونے والے ہر شخص کے منہ سے جو گندگی اور غلاظت نکلتی ہے۔ یہ لوگ نہایت بے تابی کے ساتھ اس کی طرف لپکتے ہیں۔ ان کا ہر چھوٹا بڑا اس کی اشاعت میں خاص دلچسپی لیتا ہے۔ حتےٰ کہ ان "بلند اخلاقوں" کے سرگروہ مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر نہایت مزے لے لے کر ان باتوں کو بیان کرتے ہیں۔ ان کا اخبار ان فواحش کی اشاعت کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ دین کے نام پر لوگوں سے حاصل کردہ روپیہ نہایت بے دریغی کے ساتھ اس گندگی کی اشاعت پر صرف کیا جاتا ہے اس کے پھیلانے والوں کی مالی امداد کی جاتی ہے۔ اور ان سب باتوں کے باوجود اپنی "نیکی اور بلند اخلاقی" کے دعاوی پیش کرتے ہوئے ذرا بھی حجاب محسوس نہیں ہوتا۔ اگر یہ نیکی۔ اور بلند اخلاقی یہی ہے۔ کہ فواحش کی اشاعت میں اس قدر سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا جائے۔ گند بکنے والوں کی پیٹھ ٹھونکی جائے۔ اور اپنی تمام قوتیں ان کی تائید میں لگا دی جائیں۔ تو دنائتِ طبع۔ سفلہ مزاجی کمینگی اور بے حیائی کس چیز کا نام ہے:-

خیر اس وقت ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ اہلِ پیغام نیکی و بلند اخلاقی کے بے نظیر پیکر ہیں۔ ان کے علم و فضل کے چشمے چپہ چپہ پر رواں ہیں۔ اور جہالت و ظلمت کے خس و خاشاک کو بہائے لئے جا رہے ہیں۔ ان کے "عمل" کی قوت کے آگے کفر و شرک کی دنیا اعترافِ عجز کر چکی ہے۔ اور ان کے عقائد کی صحت کا لوہا مذہبی دنیا نے مان لیا ہے۔ تو قابلِ غور سوال یہ ہے کہ ان تمام خوبیوں اور کمالات کے اجتماع کے باوجود ان کو جماعت احمدیہ قادیان کے مقابلہ میں کامیابی کیوں حاصل نہیں ہو رہی۔ اور ان کے ساتھ سارے سال میں اتنے لوگ شامل نہیں ہوتے۔ جتنے صرف جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوتے ہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی جانشین وُہ ہیں۔ حضور علیہ السلام نے دنیا میں جو علم الکلام پیش کیا اس کے حامل وہ ہیں۔ حضور کے صحیح عقائد پر وُہ قائم ہیں۔ اور پھر عالمان باعمل بھی وہی لوگ ہیں۔ لیکن احمدیت کی اشاعت میں کامیابی جماعت احمدیہ کو ہو رہی ہے۔ جن میں بقول ان کے نہ تو "نیکی و بلند اخلاقی" ہے نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم ہے۔ نہ ہی وُہ کوئی علمی جماعت ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح عقائد پر بھی قائم نہیں گویا ہم لوگ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام کے ہر رنگ میں خلاف جا رہے ہیں۔ کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو بزعم خود حضور کے صحیح جانشین اور ہر رنگ میں آپ کے سچے متبع ہیں ہمارے مقابلہ میں ناکام و نامراد ہیں۔ اگر اس پوزیشن کو درست مان لیا جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں جس نیکی اور بلند اخلاقی کی بنیاد رکھی۔ جو علوم کے خزانے پیش کئے جو راہ عمل تجویز فرمائی۔ اور جو عقائد بیان کئے۔ ان سب میں کوئی کشش نہیں۔ کوئی جاذبیت نہیں۔ اور ان میں سے کوئی چیز بھی اپنے صحیح رنگ میں معقول طبقہ کو اپیل نہیں کر سکتی ہاں اگر اسے غلط رنگ میں پیش کیا جائے۔ اگر اس میں اپنے خیالات و رجحانات شامل کر لئے جائیں۔ اور اس طرح ایک خود ساختہ تعلیم و تعامل کو حضور کی طرف منسوب کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو صحیح تعلیم کی نسبت اس رنگ آمیزی کی طرف دنیا زیادہ مائل ہوتی ہے۔ پس جماعت لاہور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی جانشین قرار دینے کے معنی صاف طور پر یہی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم کو نعوذ باللہ ناقص اور بے کشش مانا جائے۔

کیا اہل پیغام میں سے کوئی ہمارے اس پیشکردہ نظریہ کی تردید کر سکتا ہے؟

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی پر جماعتوں کے شاندار اور قابل تعریف اضافے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ پر احسان فرماتے ہوئے تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی کے لئے جو مطالبہ فرمایا ہے اس کو جلد سے جلد پورا کرنے کے لئے جو جوش اور سرگرمی جماعتوں میں پائی جا رہی ہے۔ اس کا اظہار ان فہرستوں اور افراد کے خطوط سے ہو رہا ہے۔ جو حضور کی خدمت میں پہونچ رہے ہیں چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ چاہتے ہیں کہ مخلصین اپنے وعدوں کو گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش فرمائیں اور خود حضور نے باوجود سخت مصروف ہونے کے اپنا اسوۂ حسنہ یہ پیش فرمایا ہے کہ اپنے وعدہ پر بیس فیصدی کا اضافہ فرمایا۔ ذیل میں جو فہرست دی جا رہی ہے وہ اس خصوصیت کے ساتھ ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے ہر جماعت اور اس کے افراد کو اپنے وعدے سال گزشتہ کے وعدوں سے اضافہ کے ساتھ پیش کر کے اپنے اخلاص کا عملی اظہار کرنا چاہیئے۔ بے شک جماعت میں غربا بھی ہیں مگر غربا اپنی قربانیوں میں بعض امراء سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور کی خدمت میں ایک جماعت کی فہرست پیش ہوئی حضور نے اس پر لکھا۔

"میں نے لسٹ دیکھی تو خیال کیا کہ شاید .... کا چندہ بھی شامل ہوگا خط پڑھا تو میری خوشی بہت بڑھ گئی۔ کہ غربا نے اس قدر حصہ لیا مجھے رنج نہیں خوشی ہوئی"

اضافہ کے ساتھ وعدہ کرنے والوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

جناب مولوی عبد الغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۳۰۰ سال چہارم میں آپ کا وعدہ ۲۵۰ تھا یہ وعدہ ۲۰ فی صدی اضافہ سے ہے۔ آپ نے وعدہ لکھواتے ہوئے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۴ء میں تحریک جدید کا امراء سے مطالبہ فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے آسودگی کا جو معیار اپنے دل میں رکھا تھا وہ یہ تھا کہ جو لوگ ڈیڑھ سو ماہوار یا اس سے زائد آمد رکھتے ہیں وہ آسودہ حال ہیں۔ جو کم سے کم پوری مقدار میں حصہ لینا چاہیے اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ چونکہ میں نے گزشتہ سالوں میں اس معیار کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس لئے میں سال پنجم کے لئے اس معیار کے مطابق وعدہ کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب معہ بیگم صاحبہ ۲۵۰ سال چہارم کے برابر مگر خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے یہ رقم نقد یکمشت داخل فرما دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی۔ ۴۲۵ سال چہارم سے ۲۵ روپے اضافہ کے ساتھ جماعت اوکاڑہ۔ ۲۴۳ اس جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید سید عبد الرشید صاحب ہیں جو تندہی سے کام کرنے والے ہیں ان کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے۔ کہ جہاں تحریک جدید کے وعدے زیادہ اضافہ کے ساتھ ہوں۔ وہاں موعودہ رقم جلد سے جلد اس لئے ادا ہو جائے۔ کہ احباب کو زیادہ ثواب ہو ان کی فہرست اضافہ کے ساتھ ہے۔

جماعت سمبڑیال ۳۹۶ ملک فیروز الدین صاحب ۱۳۰ ملک سردار خان صاحب ۲۶ ملک سراج الدین صاحب ۴۰ ملک امام الدین و عبد الحفیظ صاحب ۱۰ ملک عبد الغنی عاجز ولد ملک شرف الدین صاحب ۱۰۰ مگر چند احباب اور ہیں جن کے وعدے بوجہ مختلف مقامات پر ہونے کے نہیں آئے۔ ان احباب کو بھی "موعود خلیفہ" کی آواز پر فوری لبیک کہنا چاہیئے

جماعت چک ۵۴۳ ملتان۔ ۱۱۷ بحیثیت جماعت ۱۷ فی صدی اضافہ سکرٹری مال خوشی محمد صاحب اچھا کام کرنے والے ہیں ۱۲۴

المنبر

قادیان ۷ دسمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کے باعث ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ آج آپکا بخار صبح ۹۹½ تک اتر آیا تھا۔ مگر شام کو پھر کچھ تیز ہو گیا عام حالت اطمینان بخش ہے الحمد للہ بیماری آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

صاحبزادہ انس احمد ابن صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بخار ٹوٹ گیا ہے۔ البتہ ضعف بہت ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

۴۴ جماعت ڈیرہ غازیخاں ۱۹۸ روپے ۸ آنے گزشتہ سال کے وعدہ پر ۳۴ اضافہ ہے جو ۱۷ فیصدی ہے ابھی دو احباب کے وعدے شامل نہیں جو ملے نہیں۔

محمود آباد سندھ ۱۰۰ ملک فتح محمد احمد صاحب تحریک جدید کے سکرٹری ہیں آپکو یہ دھن لگی ہے کہ تحریک جدید کے وعدے سب سے اول ہوں اور پھر یہ وعدے وقت سے بہت پہلے پورے ہو جائیں

چک ۳۵ جنوبی سرگودہ ۴۰ گزشتہ سال وعدہ ۳۰ تھا گو جماعت قلیل ہے مگر سب کا عہد یہ ہے کہ ہم انشاء اللہ تحریک جدید کے ہر ایک مطالبہ پر حضور کی آواز پر لبیک کہیں گے۔

جماعت سیالکوٹ شہر۔ ۹۶۰ منشی محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر نے پچاس احباب کی فہرست بھیجکر لکھا ہے کہ بقیہ فہرست پھر ارسال ہوگی اس فہرست میں چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب کا وعدہ مع اہل و عیال ۲۸۵۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت ۱۳۱ بابو قاسم الدین صاحب ۲۰ کے مقابلہ میں ۳۰ ڈیوڑھا اور مہر غلام حسن صاحب کا ۲۰ کے وعدے نمایاں اضافوں کے ساتھ ہیں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب پنشنر مع اہل و عیال ۲۱۵ ڈاکٹر صاحب خدا کے فضل و کرم سے ہر سال اپنے چندہ میں اضافہ کرتے آئے ہیں۔ سال پنجم میں آپ نے مع اہل و عیال کے ۲۵ کا اضافہ فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی امن کا حقیقی علمبردار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

از جناب چودھری سعد الدین صاحب بی اے بی ٹی

سیرت النبیؐ کے جلسہ میں "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امنِ عالم" کے موضوع پر تقریر کرنے والے اصحاب کے لئے ذیل کا مضمون انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ایڈیٹر)

دُنیا کی موجودہ حالت

دُنیا کے جس دَور میں سے اس وقت ہم گزر رہے ہیں۔ یہ سخت بے چینی اور بدامنی کا زمانہ ہے۔ کہیں ایک قوم دوسری قوم پر یورش کرتی نظر آتی ہے۔ اور کہیں عالمگیر جنگ کا خدشہ لگا کھڑا ہے آج تہذیب کے طبق میں زمانۂ جاہلیت کی سی بربریت نظر آرہی ہے۔ امن مٹ چکا ہے یا یُوں کہو۔ کہ امن گو ظاہری صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی بنیادیں مستحکم اصولوں پر نہیں رکھی گئیں اس لئے ڈگمگا رہا ہے۔ اور دُنیا اپنی لاتعد کوششوں کے باوجود امن کے قیام میں کچھ مایوس معلوم ہوتی ہے۔ عالمگیر جنگ کو ایک ضروری نتیجہ خیال کیا جارہا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ایسے وقت میں اس محسنِ اعظم۔ امن کے حقیقی علمبردار محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش کردہ تعلیم دُنیا کے سامنے رکھی جائے۔ یہ کس قدر پُرلطف بات ہے۔ کہ اس مزکی شہزادۂ امن کی لائی ہوئی تعلیم کی اصطلاحات بھی اپنے اندر صلح و آشتی اور امن کا مفہوم رکھتی ہیں۔ مذہب کا نام اسلام۔ اس پر پابند ہونا ایمان۔ اور ماننے والے مسلم یا مومن۔ وُہ کتنا رحیم رسول ہے۔ کہ جس نے یہ اعلان کیا۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (بدامنی جنگ اور قتل سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے) اور یہ کہ اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کہ فتنہ و فساد قتل کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ جس شخص نے فساد کو اس قدر نفرت سے دیکھا اس کی تعلیم کتنی صلح بخش۔ اور کس قدر امن پھیلانے والی ہوگی۔ اس کا اندازہ اسلامی تعلیم کی بالتفصیل دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔

شہزادۂ امن کی بعثت

اسلام نے ان تمام راستوں کو بند کر دیا ہے۔ جن سے فساد کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور امنِ عامہ خطرہ میں پڑتا ہے۔ افراد یا اقوام کے اندر بدامنی اور خلش شخصی یا قومی اخلاق کی گراوٹ اور تمدن کی خرابیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ بے چینیاں معاشرتی ہوں۔ یا سیاسی۔ یا مذہبی۔ ان کے بواعث صرف یہی ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اخلاق اور تمدن کی درستی سے مذہبی اور سیاسی خلفشار بھی مٹ جاتی ہے۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ میرا دُنیا میں آنا اس غرض سے ہے کہ بہترین اخلاق کو مکمل صورت میں قائم کر دُوں۔ پھر جب آپؐ نے اپنا اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ تو خدائی سرٹیفکیٹ ملا۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ یعنی تو خلقِ عظیم کا حامل ہے۔ آؤ۔ اب دیکھیں۔ کہ اس صاحبِ لولاک نے اخلاق اور تمدن کی اصلاح کے لئے کیا تعلیم دی۔ اس قلیل فرصت میں یہ تو ناممکن ہے۔ کہ ساری تعلیم تفصیلاً پیش کی جا سکے۔ تاہم ایسے امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن سے افراد کو اچھے شہری بنانا۔ اور بین الاقوامی اور بین الملی تعلقات کو استوار کرنا مقصود ہے۔

بدکاری سے روکنے کی تعلیم

افراد میں فساد و قتل کی وارداتوں کا باعث ایک طرف تو سفلی جذبات ہوتے ہیں اور دوسری جانب عزت و ناموس برقرار رکھنے کا خیال۔ یا پھر مال کا بے جا طمع۔ حرص اور لالچ اور لین دین کے جھگڑے۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے۔ کہ تمام فسادات زن۔ زر اور زمین کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے اسلام نے ایسے اصول قائم کئے ہیں۔ کہ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو ربع مسکون امن سے پُر ہو جائے۔ سب سے پہلے بتایا۔ کہ اخلاق کی درستی کے بغیر وصالِ خالق ناممکن ہے اور اخلاقِ حسنہ سے مراد طبعی اور فطرتی جذبات کو عقل اور فہم کی روشنی میں برموقعہ و محل بروئے کار لانا ہے۔ اور انہی جذبات کا بے سوچے سمجھے اور بے موقعہ استعمال اخلاقِ سیئہ کا موجب ہے۔ اسی سلسلہ میں اصولی طور پر یہ تعلیم دی۔ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۔ یعنی خدا نے حرام کر دیا ہے تمام فاسد خیالات کو خواہ وُہ ظاہر ہوں۔ یا اندر ہی اندر ہوں۔ اور بُرے اعمال کو کہ وُہ گناہ ہیں۔ اور بغاوت کو جس کا کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ پھر فرمایا۔ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا ۔ ان تمام امور سے اجتناب کرو جن سے زنا جیسا بُرا گناہ سرزد ہو۔ کیونکہ زنا بہت ہی بے حیائی کی بات ہے۔ پھر اس حکم کی خلاف ورزی پر سزا مقرر کی۔ کہ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ زنا کے مرتکب مرد اور عورت کو کم از کم سو سو کوڑہ کی سزا دی جائے اور سزا دیتے ہوئے ان سے نرمی کا برتاؤ نہ ہو۔ نیز یہ سزا پبلک ہو۔ تا دوسروں کے لئے درسِ عبرت بنے۔

پھر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کسی بدی کا کھلے بندوں ذکر کرتے رہنا قومی اخلاق کو گراتا ہے۔ اور افراد میں اس بدی کے پھیلانے کے مرادف ہوتا ہے۔ نیز کسی شخص کے چال چلن کے متعلق غیر ذمہ دارانہ طور پر کلام کرنا اس شخص کی عزت کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ جو لوگ چار عینی گواہوں کی شہادت کے بغیر کسی پاکدامن پر تہمت لگا کر اس کی اور اس کے خاندان کی ننگ و ناموس کو برباد کرنا چاہیں۔ انہیں بھی ۸۰ کوڑے لگاؤ۔ اور آئندہ کے لئے ان کی گواہی کسی معاملہ میں قابلِ قبول نہ ہو۔ ایسے لوگ صریحاً نافرمان ہیں۔ پھر فرمایا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۔ یعنی بغیر ذاتی علم کوئی بات نہ کہی جائے۔ محض شنید پر اکتفا نہ ہو۔ بلکہ شنید اور دید کے بعد سوچ سمجھ کر گرد و پیش کے حالات کی روشنی میں جانچ تول کر بات کی جائے۔ کیونکہ سب جوارح جواب دہ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور انسان کے اپنے اعضاء ہی اس کی تکذیب کریں۔ کہ اس نے ہم سے فتوے لئے بغیر اظہارِ رائے شروع کر دی۔

288

اس تعلیم کے ساتھ ایسے احکام دیئے جن پر عمل کر کے انسان زنا سے بچ سکتا ہے مثلاً پردہ کا حکم دیا۔ مرد اور عورتیں نیچی نگاہیں کر کے چلا کریں۔ اور عورتیں اپنے اوپر ایسی چادریں اوڑھ لیا کریں۔ جن سے ان کے اعضاء ڈھکے رہیں۔ کسی کے گھر میں اجازت حاصل کئے بغیر داخل نہ ہونا چاہیئے۔ اذن ملنے پر اندر جائیں۔ تو اہلِ خانہ کو سلام کہیں۔ اگر گھر میں کوئی آدمی نہ ہو۔ یا اجازت نہ ملے۔ تو واپس لوٹ جانا چاہیئے۔ دو نامحرم مرد و عورت خلوت میں اکٹھے نہ ہوں۔ تمام ناجائز طریقوں کو بند کرنے کے بعد نکاح کا حکم دیا کہ میاں بیوی کی صورت میں رہ کر زندگی بسر کریں۔ اور بتا دیا کہ کن کن عورتوں سے نکاح ناجائز ہے۔ اور غیر کی منکوحہ کی طرف خیال کرنے کو سختی سے روکا۔ بلکہ بیوہ اور مطلقہ کے متعلق بھی اس قدر احتیاط کا پہلو رکھنے کی تاکید کی۔ کہ عدت کے اندر نکاح کے لئے کسی قسم کا واضح تذکرہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ۔ اس حکم کی رو سے اغوا کے وہ تمام طریق بھی ناجائز ہیں۔ جن کی طرف سے آج کل لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ مثلاً کسی منکوحہ عورت سے یہ کہنا کہ وہ اپنے خاوند سے طلاق لیکر اس کے ساتھ نکاح کرلے۔ یہ کتنی پاکیزہ اور امن قائم رکھنے والی تعلیم ہے۔

بیجا حرص و لالچ سے روکنے کی تعلیم

مال کی بے جا حرص اور لالچ کے متعلق اصولی تعلیم یہ دی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ دوسروں کے اموال کو حاصل کرنے کی فضول خواہش مت کرو۔ دوسرے مقام پر فرمایا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (طٰہٰ) لوگوں کے گوناگوں اموال اور دولت کو دیکھ کر اپنی حرص کی آنکھ اس طرف مت لگا یہ سمجھ لے کہ یہ اموال عارضی چیز ہیں اور باعث ابتلاء و امتحان۔ پس جتنا خدا دے وہی اچھا ہے۔ پھر فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ لوگوں کے مالوں کو ناجائز ذرائع سے کھانے کی کوشش نہ کرو۔ البتہ تجارت کی صورت میں طرفین کی رضامندی سے منافع لیکر کھانا جائز ہے اور حرام مال کھا کر نہ اپنا عاقبت کا نقصان کرو۔ اور نہ اپنے بھائی بندوں کا نقصان کرو۔ پھر فرمایا وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ناجائز ذرائع سے لوگوں کے مال نہ کھاؤ اور خواہ مخواہ عدالتوں میں اس نیت سے نہ جاؤ کہ رشوت دیکر ناحق لوگوں کے مالوں پر قبضہ حاصل کرلو۔ باوجودیکہ تمہیں معلوم ہو کہ اس مال کے لینے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ چوری ڈاکہ وغیرہ ذرائع سے غیر کا مال لینے سے روکنے کے لئے چوری کی سزا قطع ید مقرر کی۔ کیونکہ اس نے دوسرے کی کمائی چرا کر عملاً اس کے ہاتھ کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ پس اس کے لئے یہی سزا ہے۔ اور یہ بطور عبرت مقرر کی جاتی ہے۔ بیکاری کی لعنت کو دور کرنے کے لئے اور دوسروں کی دولت کے سہارے پر نکما بیٹھ رہنے سے روکنے کے لئے ایک طرف سوال کرنا منع فرمایا اور دوسری طرف جائداد کی تقسیم کے لئے ورثہ کے احکام نازل کئے۔ تا ہر کسی کو معلوم ہو۔ کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے مال میں سے ایک حصہ معلوم سے زیادہ کچھ حاصل نہیں کرسکے گا۔ اور ساتھ یہ اعلان کرکے لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ جسقدر کوئی مرد یا عورت محنت سے کمائیگا وہ اسی کا ہوگا حلال کما کر کھانے کی توجہ دلائی۔

لین دین کے متعلق ہدایات

لین دین کے معاملات میں فساد سے بچنے کے لئے فرمایا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ۔ ادھار کرتے وقت ضرور تحریر کرلیا کرو وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا۔ تحریر کا مضمون وہ شخص لکھائے جس نے قرض لیا ہے اور ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اور تحریر میں کمی نہ ہو وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ اپنے واقف کاروں میں سے دو گواہ بوقت معاملہ اور تحریر ضرور رکھ لیا کرو اور تاکید کی کہ لین دین کا معاملہ معمولی ہو یا بڑا اسے تحریر میں لاتے ہوئے کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے سودی لین دین کو حرام کردیا کہ سودی لینا دینا تمام فسادات اور لڑائیوں کی جڑ ہے۔ اور ہمدردی بنی نوع کا دشمن مگر قرضدار کو نصیحت ہے فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ کہ عہد کی پابندی کرے اور حتی الوسع اصل رقم سے کچھ زیادہ دے۔ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا دستور العمل ہمیشہ یہی تھا قرض کی ادائیگی کو اتنا ضروری قرار دیا ہے کہ اگر انسان قرض ادا کئے بغیر مرجائے تو اس کی جائداد بعد ادائے قرضہ وارثوں میں تقسیم ہوسکے گی۔

تمدنی احکام

علاوہ ان نمایاں اسباب فسادات کی اصلاح کے سوسائٹی کے تمام شعبوں میں عظیم الشان امن کی تعلیم دے کر اسلامی تمدن کو تمام تمدنوں سے ممتاز کردیا۔ مرد کو اپنی بیوی سے حسن سلوک کی تعلیم دی۔ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ ہر دو کے حقوق علیحدہ علیحدہ بیان کرکے دونوں اپنی اپنی جگہ اپنی ہستیوں کو برقرار رکھ سکیں۔ ماں باپ کے ساتھ ادب اور احسان کے برتاؤ کے علاوہ ان کے لئے دعائیں کرنے کی تاکید کی۔ اولاد کی صحیح تربیت ماں باپ کا فرض قرار دیا۔ افراد خاندان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اور ہر اس شخص کے ساتھ جس کے ساتھ کسی نہ کسی طرح واسطہ پڑتا ہو احسان کرنے کی ہدایت کی فرمایا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو اور اقرباء سے یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ۔ رشتہ دار پڑوسی اور غیر رشتہ دار پڑوسی اور ملکر کام کرنے والا اور مسافر اور جو لوگ تمہارے تصرف میں ہیں ان سب سے احسان کا سلوک کرو۔ اسی طرح کثرت سے سلام پھیلانا۔ بیمار پرسی کرنا غیبت سے پرہیز۔ فوت شدگان کی تجہیز و تکفین میں امداد باوقار زندگی گزارنا ایسے احکام ہیں جو اسی سلسلہ میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ پھر تجارت کے متعلق بھی قیمتی اصول مقرر کئے۔ یہ وہ پاک تعلیم ہے جس کے ذریعہ حقیقی معنوں میں امن قائم ہوتا ہے اور فسادات مٹ جاتے ہیں اب ہم ایسی تعلیم کا ذکر کرتے ہیں جس کا اثر جماعتی ہوتا ہے۔ اور ملک کے اندر مختلف گروہوں یا فرقوں کے اندر اتحاد قائم رہتا ہے یا پھر اس کا اثر مختلف حکومتوں پر پڑتا ہے اور دنیائے سیاست میں امن کا موجب ہوتی ہے۔ کسی ملک کے اندر مختلف گروہوں کی تقسیم تین طرح ہوسکتی ہے۔

(ا) سرمایہ دار اور مزدور یا خادم و مخدوم

(ب) راعی اور رعایا یعنی حاکم و محکوم

(ج) دو یا دو سے زیادہ مختلف الخیال مذہبی گروہ ان کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے۔

سرمایہ دار اور مزدور خادم و مخدوم

اسلام سوشلزم کی طرح سرمایہ داری کے قطعاً خلاف نہیں۔ اسلامی نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ دنیوی اموال انفرادی اور شخصی مقبوضہ ہوتے ہوئے قومی سرمایہ ہیں۔ یہ اموال لوگوں کے پاس خدا کی طرف سے امانت ہیں۔ اور ان میں علاوہ امین کے دیگر افراد کا حق بھی ہے جیسا کہ فرمایا وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور ارشاد کیا فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ یعنی مومنین کے اموال میں دیگر انسانوں اور حیوانوں کا حق بھی ہے۔ انسانوں میں قریبی اور غیر قریبی سب شامل ہیں۔ دوسروں کا حق وصول کرنے کے لئے ادائیگی زکوٰۃ کا حکم دیا۔ اس میں کوتاہی کے لئے سخت تہدید کی۔ زکوٰۃ کے فنڈ سے غرباء اور یتامیٰ کی پرورش ہوسکتی ہے۔ بے کاروں کے لئے کام مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ اور بے سرمایہ لوگوں کو مناسب سرمایہ دے کر کام کرنے کی عادت ڈالی جاسکتی ہے۔ دیگر رفاہ عام کے کاموں میں بھی صرف ہوسکتا ہے۔ پھر کام کرانے کے لئے چونکہ مزدوروں کی ضرورت بھی پیش آتی ہے اس لئے ان کے حقوق کی نگہداشت کی تاکید کی۔ مزدور کو اس کا پورا حق دینے کا ارشاد فرمایا اور فوری ادائیگی مزدوری کی تلقین کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ سوکھنے سے پہلے ادا کرو۔ ایک اور ارشاد یہ ہے کہ جو شخص مزدور کو اس کی مزدوری نہیں دے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑنے والا ہوں گا۔ دوسری جانب مزدور کو دیانتداری سے کام کرنے اور اپنے مقدور پر قانع رہنے کے لئے حکم دیا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کہ تو سرمایہ دار کے اموال و نعم کو دیکھ کر نہ بپھر اور ان کے حصول کی خواہش نہ کر۔

خادم و مخدوم کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ خادموں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔ نیز کام میں ان کا ہاتھ بٹایا جائے۔ کھانا پینا ان کا اپنا سا ہو۔ اگر کسی وجہ سے خادم کو ساتھ بٹھا کر نہیں کھلایا جاتا تو کم از کم اپنے کھانے میں سے کچھ اس کے لئے بچایا جائے۔ اسلام کی اس تعلیم کی موجودگی میں نہ اشتراکیت کی ضرورت ہے اور نہ فسطائیت کی۔ کیونکہ یہ میانہ روی کی تعلیم ہر ایک کیلئے قابل قبول اور قابل عمل ہے۔

راعی اور رعایا

راعی اور رعایا کے تعلقات کے متعلق بھی اسلامی تعلیم ہی امن کی ضامن ہے۔ اسلام ایک طرف جمہوریت کا قائل ہے۔ کہ اسلامی سلطنت کا بادشاہ یا خلیفہ لوگوں کا منتخب کردہ ہو۔ انتخاب میں دیانتداری کو مدنظر رکھتے ہوئے قابل آدمی کو منتخب کیا جائے۔ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ۔ یعنی حکومت جو دراصل خدا کی طرف سے امانت ہے۔ ایسے شخص کے حوالہ کی جائے جو اس کا اہل ہو اور جب بادشاہ یا خلیفہ منتخب ہو جائے تو اس کا فرض ہے کہ وہ پارٹی سپرٹ سے بالا تر ہو کر انصاف سے کام لے۔ لوگوں سے مشورہ لے کر حکومت کے کام چلائے دوسری جانب اس جمہوریت کے ساتھ ہی خلیفہ کو بعض اختیارات ایسے دئے جن کی وجہ سے اسے مختار کل بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس کا انتخاب زندگی بھر کے لئے ہے اور انتخاب کے بعد اسے کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ گویا آئے دن کی عدم اعتماد کی تحریکات کا سدباب کر کے رعایا کے اندر تعاون اور اطاعت کی روح کو قائم کیا۔ ان کے لئے السمع والطاعة کا ماٹو پیش نظر رکھنے کی تلقین کی۔ بغاوت سے اور ایسی مجلسیں جن میں باغیانہ تقریریں کی جائیں قائم کرنے سے روکا۔ بلکہ صرف ایسی مجالس اور سوسائٹیز قائم کرنے کی اجازت دی۔ جن کے مقاصد اَمْرٌ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ کے مطابق حسب ذیل طور پر سرگرمہ ہوں۔ یا تو ان کے ذریعے ایسے فنڈز مہیا کرنا مقصود ہو۔ جو رفاہ عامہ کے کام آئیں۔ مثلاً یتامیٰ کی خبر گیری۔ ہسپتال وغیرہ کے غرض سے۔ یا پھر امور معروفہ مثلاً مختلف قسم کے علوم و فنون کے رواج اور ان کی ریسرچ کے لئے اور یا پھر اصلاح تمدن کی غرض سے۔ ان مقاصد کے ماہر جو بھی مجلسیں بنائی جائیں گی۔ وہ ناجائز ہوں گی۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرائی گئی ہے۔ کہ خلیفہ کے انتخاب کے وقت خدائی تصرف کام کر رہا ہوتا ہے اس لئے اس انتخاب کو خدائی انتخاب قرار دیا جاتا ہے۔ اور اسی لئے اس کے بعد کسی قسم کا فساد یا بغاوت گویا خدا کی ناراضگی مول لینا ہے۔ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ما پبلک میں یا امن عامہ کے لئے مختلف الخیال گروہوں کا آپس میں محبت و پیار سے رہنا ضروری ہے۔ اس کے لئے اسلام نے حسب ذیل تعلیم دی ہے۔

مذہبی آزادی

(۱) حریت ضمیر انسان کا پیدائشی حق ہے اور جب کبھی کسی فرد یا قوم کو بزور بازو اپنے خیالات ترک کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے اسلام نے آزادی ضمیر کے حق کو تسلیم کیا اور فرمایا لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ عقائد یا خیالات منوانے کے بارے میں جبر جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی کی راہیں بالکل واضح ہیں۔ مَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ جس کا جی چاہے مانے جس کا جی چاہے نہ مانے۔ بلکہ جبر سے عقائد منوانے والے افراد یا اقوام کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے بلکہ حکم دیتا ہے۔ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ جب ضمیر کی آزادی چھینی جاتی ہو۔ تو تم ان غاصبوں سے جنگ کرو تا آنکہ بدامنی دور ہو کر امن کا دور دورہ ہو اور ہر شخص اتنا آزاد ہو جائے کہ وہ جن خیالات یا عقائد کو درست سمجھتا ہو ان ہی کا قائل ہو کسی دباؤ کا اس میں دخل نہ ہو بلکہ وہ محض خدا کی رضا کے خیال سے ان خیالات کا پابند ہو۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ۔ بلکہ فرمایا کہ ہر شخص اپنی اصلاح اور ہدایت کو مقدم رکھے۔ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

ہر مذہب کے بزرگوں کا احترام

(۲) کوئی شخص اپنے مذہبی رہنما کے خلاف بدزبانی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسلامی تعلیم نے اس طرف سے بھی روکا ہے۔ اور یہ اصل قائم کیا ہے۔ إِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ تمام اقوام عالم اور تمام زمانوں میں خدا کی طرف سے ہادی اور رہنما آتے رہے ہیں پس ہر مذہب جو اسلام سے پہلے موجود ہے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سراسر باطل ہے اس کا منبع خدائی الہام ہے۔ اور اس کا بانی خدا کا فرستادہ اگر بعد میں آنے والوں نے مذہب کی تعلیم کو بگاڑ کر افراط یا تفریط سے کام لیا ہے۔ تو اس بزرگ کا کوئی قصور نہیں اور وہ واقعی واجب الاحترام ہستی ہے۔ کوئی مسلمان مسلمان کہلاتے ہوئے کسی مذہب کے بزرگوں کو بدگوئی سے یاد نہیں کر سکتا ہم مامور ہیں کہ راجہ رامچندر جی کرشن جی بدھ دیو جی کنفیوشس اور زرتشت اور ایسے ہی دیگر بزرگان اقوام کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کی قدر کریں کہ وہ بھی اپنے اپنے وقت میں خدائے ذوالجلال کے دنیا پر مظہر تھے۔ نہیں نہیں اسلام اس سے بھی ایک قدم آگے جاتا ہے اور فرماتا ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ تم ان معبودان باطلہ کو بھی جنہیں خدا کے سوا پوجا جاتا ہے۔ برا مت کہو۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں ان کے پرستار عداوت کی وجہ سے خدا کو گالیاں دیں گے۔ یہ کیسی پر امن اور پیاری تعلیم ہے۔ حقیقی مسلم اس کا حامل ہے۔ اور وہ دیگر اقوام کے افراد سے بھی توقع کرتا ہے کہ وہ اسلام کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان کو عزت سے یاد کریں۔

89

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک میں مسہ پیدا ہو گیا ہو یا ہڈی بڑھ گئی ہو۔ ناک سے چھیچھڑے یا کیڑے نکلتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو ناک سے بدبو آتی ہو یا سونگھنے کی قوت میں فتور آگیا ہو۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک میں سوزش یا پھنسیاں رہتی ہوں یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری کھانے کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر و تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا بیوپار کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ نیوزیلینڈ۔ سماٹرا۔ عراق۔ افریقہ انگلستان اور امریکہ وغیرہ دوسرے ملکوں میں بھی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا عام اعلان ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کر کے ثابت کر دے۔ کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے تو ہم اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔ الفضل کا حوالہ دینے سے آپ کو خاص توجہ دی جائیگی۔

بھگتوں کی دوکان (رجسٹرڈ) (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ بھگت بازار۔ ڈاکخانہ بھگت بازار۔ جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بالکل درست ہے کہ ہم جنگل کے درندوں اور سانپوں سے صلح کر سکتے ہیں مگر اس قوم سے ہرگز صلح کرنے کو تیار نہیں جو ہماری ہر چیز سے عزیز تر ہستی مقبول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بدکلامی اور دشنام دہی سے کرے۔ افسوس کہ اسلام کی اس پاکیزہ تعلیم کے باوجود خود مسلمان کہلانے والوں میں سے چند اشرار جماعت احمدیہ کی واجب الاحترام ہستیوں کے بارے میں جادۂ مستقیم کو چھوڑ کر چلتے ہیں۔ ہم مسلمان کہلانے والوں میں سے شریف طبقہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھتے ہیں۔ الیس منکم رجلٌ رشید۔

بری مجالس میں بیٹھنے کی ممانعت

(۳) ایسی مجالس میں جہاں کسی کے عقائد یا بزرگوں کا استہزاء ہوتا ہو شمولیت منع کر دی تا اشتعال کا موقعہ ہی نہ آئے اور بے غیرتی پیدا نہ ہو واذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ اور وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذاً مثلھم گویا براہ راست ایسی باتیں سننے سے منع کر دیا اور بالواسطہ ایسے سلوک کا علم ہو جانے پر صبر کا حکم دیا۔

مجرموں کی حمایت نہ کی جائے

(۴) فرقہ وارانہ فسادات بعض دفعہ صرف چند افراد کی شرارت یا حماقت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ فساد ہو جانے کی صورت میں قوم انہیں بچا لے گی۔ بلکہ وہ ہیرو بن جائیں گے۔

اس لئے حکم دیا گیا ہے واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ ۹/۱۲ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ جب فتنہ پیدا ہو جائے تو صرف اس کے بانی جو ظالم ہوتے ہیں اس کی لپیٹ میں نہیں آیا کرتے بلکہ شرفاء بھی اس بدامنی کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے کوشش کرو کہ فتنوں کے ایسے موقع پیدا ہی نہ ہوں۔ شریر آدمیوں کو ان کے کئے کی سزا دو اور دلواؤ اور ان سے اپنی بے تعلقی اور برأت ظاہر کرو خواہ وہ اپنے بھائی بند ہی کیوں نہ ہوں۔ صرف اس وجہ سے خاموشی نہ برتی جائے کہ کسی ناشائستہ قول کا کہنے والا یا ناپسندیدہ فعل کا مرتکب اپنا آدمی ہے اور مدمقابل غیر فرقہ یا قوم سے ہے۔ یاایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی۔ کسی قوم سے دشمنی یا ناچاقی کا یہ نتیجہ نہیں ہونا چاہیئے کہ تم حق بات کو چھپاؤ اور انصاف سے کام نہ لو۔ بلکہ انصاف برتو کہ یہ مقام تقویٰ کے زیادہ قریب ہے پھر فرمایا ولا یجرمنکم شنآن قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ کسی قوم کی دشمنی کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا اس بات پر تمہیں نہ اکسائے کہ تم زیادتی کرو اگر کسی معاملہ میں تمہارا دشمن راستی پر ہے تو اس کی مدد کرو اور ظالم کی امداد نہ کرو۔ پھر فرمایا۔ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ اوفوا یعنی جب تمہیں بات کرنے کا موقعہ ملے مثلاً عدالت میں بیان دینا پڑے تو انصاف سے کام لو اور سچ سچ کہہ دو خواہ وہ تمہارے کسی رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ جاتا ہو۔ اگر ہر فرقہ اس اصل پر عمل کرے تو شریروں کو اپنے ہم فرقہ بھائیوں کی اخلاقی اور عملی امداد سے مایوس ہونا پڑے گا اور انہیں شرارت کرنے پر جرأت نہ ہوگی۔ پھر نہ راجپال پیدا ہونگے اور نہ کسی کو علم الدین بننے کی ضرورت ہوگی۔ اور ہمسایہ قومیں آرام و اطمینان سے باہم دگر مل کر گذارہ کریں گی۔

امن شکن باتوں کی اشاعت کی ممانعت

(۵) ایسے امور کا پبلک ذکر جن کا اثر امن عامہ پر پڑتا ہو منع کر دیا۔ و اذا جاءھم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم فرمایا منافقین کا دستور ہے کہ جب انہیں کوئی خبر ملے اچھی ہو یا بری تو وہ اسے اشاعت دیتے ہیں۔ حالانکہ بہتر یہ تھا کہ وہ ایسے امور کا علم ہونے پر ان کا تذکرہ کسی ذمہ وار ہستی مثلاً رسول یا اس کے بعد حاکم وقت کے سامنے کرتے تو صاحب علم و ذکا ان کی حقیقت کو پا لیتے اور پھر مناسب اقدام عمل ہوتا۔ موجودہ زمانے میں ہمارے ملک کا پریس جو غیر ذمہ دارانہ طور پر ایسے واقعات کا ذکر کرتا رہتا ہے وہ بھی اس فرقہ وارانہ کشیدگی کی آگ کو ہوا دیتا ہے۔ مگر اسلام اس کا مخالف ہے۔ اور ساتھ ہی ان غیر ذمہ دارانہ بیانات پر اقدام عمل سے باز رکھتا ہے فرمایا۔ یاایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجھالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نٰدمین۔ جب تمہیں کوئی اطلاع ملا کرے تو اس کی تحقیقات کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو تم بلا سوچے سمجھے ناحق کسی دوسری قوم کے گلے لگ جاؤ اور بعد میں تمہیں اپنے کئے پر پشیمانی ہو۔

معابد کا احترام

(۶) اسلام ہر قوم کے معابد کی حرمت کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً گویا معابد کا احترام اور ان کی حفاظت ہر قوم کا فرض ہے۔ اس پر عمل کرنے سے آئے دن کے جھگڑے مٹ جاتے ہیں مساجد کے سامنے باجے بجانا یا مندروں میں عبادت کے وقت شور مچانا وغیرہ سوال خود حل ہو جاتے ہیں۔

اگر تمام فرقے اور گروہ ان امور کا خیال رکھیں اور اس تعلیم کی روشنی میں زندگی بسر کریں تو بین الملی تعلقات استوار رہ سکتے ہیں اور سب مل کر اپنے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔

بین الاقوامی تعلقات کے متعلق ارشادات

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس لئے ضروری تھا کہ وہ مختلف حکومتوں کے تعلقات کو بھی بہتر رکھنے کے لئے ہدایات دیتا۔ چنانچہ اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ مختلف ممالک کے باشندوں اور حکومتوں میں امن کے قیام کے لئے حسب ذیل زریں اصول وضع کئے ہیں۔

پہلا اصل یہ قائم کیا ہے کہ نسلی امتیازات کی وجہ سے کوئی قوم نہ اعلیٰ ہو سکتی ہے اور نہ ادنیٰ یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی بحیثیت انسان سب مساوی ہیں بلکہ یہ فرمایا۔ کہ تلک الایام نداولھا بین الناس۔ مرور زمانہ کے ساتھ کبھی کوئی قوم برسر اقتدار آ جاتی ہے اور کبھی کوئی۔

دوسرا اصل یہ ہے کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کو ادنیٰ یا حقیر سمجھ کر اپنی حکومت کے نیچے لانے کی کوشش نہ کرے۔ لا یسخر قومٌ من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منھم۔ اور فرمایا ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوٰۃ الدنیا۔ دوسروں کے اموال و ممالک کو دیکھ کر ان کے حصول کی کوشش تو

رنگین دار (عرق النساء) اور جوڑوں کے درد
کمر درد۔ کولہوں کے درد۔ گھٹنے کا درد
ریحی اور اعصابی درد مسلسل یا دورہ سے ہونے والے درد اسپنڈک سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔
اسپنڈک
۹۰ گولیوں کی شیشی قیمت اڑھائی روپے
ریل محصول ڈاک معاف
ملنے کا پتہ:۔ (احمدیہ) دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درکار خواہش بھی نہ کی جائے۔ اسلام توسیع سلطنت کا سخت مخالف ہے۔

تیسرا اصل یہ ہے کہ اپنی طاقت کو مضبوط کیا جائے اور سرحدوں کی پوری نگہداشت کی جائے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اس سے دشمن اور حاسد مرعوب رہتے ہیں

چوتھا اصل یہ ہے کہ معاہدات کی پوری پابندی کیجائے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ۔ جب تک کوئی قوم خود معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے پر تلی ہو۔ اسلامی حکم یہی ہے کہ اس معاہدہ کی پابندی کی جائے۔ اور اگر معلوم ہو جائے۔ کہ دوسرا فریق معاہدہ میں خیانت کر رہا ہے۔ تو پوشیدہ طور پر اس کے خلاف تیاری جنگ نہ کی جائے۔ بلکہ اسے صاف بتا دیا جائے کہ تمہاری خیانت کی وجہ سے ہم اب معاہدہ کے پابند نہیں وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اس طریق پر اسے اپنی غلطی محسوس کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ بدعہدی سے باز آجائے۔ معاہدات کی اس قدر رعایت رکھی جائے کہ اگر فریق معاہد کے زیر حکومت تمہارے ہم عقیدہ لوگ بھی ہوں۔ اور وہ حکومت کے خلاف تمہاری امداد کے طالب ہوں۔ تو فریق معاہد کے خلاف ان کی امداد نہ کی جائے۔ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ..... اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ۔

پانچواں اصل یہ ہے۔ اگر جنگ تک نوبت پہنچے تو یاد رہے جنگ مدافعانہ ہو اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ مگر فریق مخالف پر قابو پا لینے کے بعد اُسے اس کے جرم سے زیادہ سزا نہ دی جائے۔ اس خیال سے کہ یہ پھر اُبھر ہی نہ سکے۔ اس طرح سے مظلوم ظالم ہو کر نصرت الٰہی کھو بیٹھتا ہے فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ۔

چھٹا اصل یہ ہے کہ طرف مخالف سے صلح کا پیغام ملنے پر فوراً صلح کے لئے آمادگی ظاہر کی جائے اور اس خیال کو چھوڑ دیا جائے کہ اب دشمن قابو میں ہے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ اگر فریق محارب کا کوئی فرد پناہ میں آنا چاہے۔ تو اسے پناہ دی جائے۔ خواہ مخواہ انسانوں کا قتل جائز نہیں۔ صرف اور صرف متحارب انسانوں کا قتل کرنا جائز ہوگا۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ اسی وجہ سے جنگ میں عورتوں بچوں بوڑھوں اور غیر متحاربین کا قتل منع کیا گیا ہے

ساتواں اصل یہ ہے کہ ایک ایسی بین الاقوامی مجلس ہو۔ جو سب کے لئے غیر جانبدار ہو۔ اس کا یہ کام ہو کہ مختلف حکومتوں کے اندر اتحاد اور اتفاق قائم رکھے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اس مجلس کے پاس ایک بین الاقوامی فوج ہو۔ تا جب بھی کوئی حکومت کسی دوسری حکومت پر زیادتی کرے تو یہ مجلس فوراً مظلوم کی امداد کرنے پر قادر ہو وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا جب بھی دو حکومتوں کے درمیان ناچاقی ہو۔ تو فوراً مداخلت کی جائے۔ اور معاملہ کو سنگین صورت اختیار نہ کرنے دیا جائے۔ ان کے درمیان صلح کرائی جائے۔ لیکن اگر ایک فریق زیادتی کرنے پر تلا ہوا ہو۔ اور صلح پر رضامند نہ ہو تو بین الاقوامی مجلس کا فرض ہے کہ اس کے خلاف اعلان جنگ کرے اور باقی تمام حکومتیں اس باغی حکومت کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے مجلس بین الاقوامی کا ساتھ دیں اور خود بخود اپنی مرضی کے مطابق طرفین میں سے کسی کا ساتھ نہ دیں۔ اسطرح پر تعدی کرنیوالی حکومت کی آنکھیں فوراً کھل جائیں گی۔ اور وہ زیادہ دیر تک ایسا رویہ اختیار نہ کر سکے گی اور جب وہ باغی ملک اپنی زیادتی اور قصور مان لے اور ہتھیار ڈال دے تو اس کے بالمقابل بھی جنگ بند کر دی جائے۔ اور پھر پہلے جھگڑے کو جو جنگ کا اصل باعث تھا انصاف کے ساتھ نپٹایا جائے۔ یہ نہ ہو کہ اب جنگ کے خاتمہ پر اس کے ساتھ ناانصافی کا سلوک ہو۔ اسے صرف اس کے قصور کی سزا دی جائے۔ اور ظالم سے مظلوم نہ بنا دیا جائے۔

یہ وہ تعلیم ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ اگر دنیا آج اسکی پابند ہو جائے تو ہر قسم کے فسادات کافور ہو جائیں۔

لوگ ہر دم اپنے محسن کے لئے درود کا ورد زبان پر رکھتے ہیں فتبارك من علّم وتعلّم اللّٰهمّ صلّ على محمد وعلى آل محمد وبارك

(مصلح موعود)

290

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

اب خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور حسب دستور سابق اس موقعہ پر قادیان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں انشاء اللہ محلہ جات دارالرحمت اور دارالعلوم اور دارالشکر غربی اور دارالبرکات وغیرہ میں نئے قطعات نکل آئے ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں سکنی زمین حاصل کرنے اور مرکز سلسلہ سے قریب تر رشتہ پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔ یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لاکر زبانی فیصلہ فرمائیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہیگا۔

اس کے علاوہ ریلوے سٹیشن قادیان کے متصل دوکانوں کے لئے بھی بہت باموقعہ قطعات موجود ہیں۔ جو گو اسوقت بازار کی صورت نہیں رکھتے۔ مگر آگے چل کر بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ یہ قطعات پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر واقع ہیں اور ہر قطعہ میں جو دس دس مرلہ کا ہے۔ تین بڑی بڑی دوکانیں بن سکتی ہیں۔ جن کے پیچھے رہائشی مکان کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ قیمت ہر جگہ کی الگ الگ مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امنِ عالم

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ امسال سیرۃ النبی ﷺ کے جلسوں کی تقریر کا موضوع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امنِ عالم رکھا گیا ہے۔ اس موضوع پر ایڈیٹر رسالہ ریویو اردو نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ایک مضمون رسالہ ماہ دسمبر میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ پانچ دسمبر کو شائع ہو گیا ہے۔ جلسہ سیرۃ النبی پر تقریر کرنے والے اصحاب کے لئے یہ مضمون بہت مفید ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ اسے منگا کر مستفید ہوں۔ رسالہ کا سالانہ چندہ تین روپے اور ایک پرچہ کی قیمت چار آنے ہے یہ ہمارا قومی رسالہ ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے جاری فرمایا تھا۔ حضور کی خواہش تھی کہ اس کے دس ہزار خریدار ہوں۔ رسالہ ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔

رشتے درکار ہیں

ایک معزز خاندان کی دو لڑکیوں کے لئے معزز برسر روزگار رشتوں کی ضرورت ہے۔ ایک لڑکی میٹرک پاس ہے۔ اور دوسری میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے دونوں خدا کے فضل سے بہ ہمہ صفت متصف ہیں۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

ع ش ح۔ معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان دارالامان

دوائے جریان

جریان ایسی خطرناک مرض ہے کہ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں اگر آپ کا رنگ زرد رہتا ہو۔ اور کمزوری ہو۔ پیشاب سے پہلے یا پیچھے دھات گرتی ہو۔ تو دوائے جریان فوراً منگوا کر استعمال کریں قیمت فی شیشی ۱؎ پتہ

ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔

اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چوسات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہیں کرمثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (ڈاک) نوٹ۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی خریداری منظور کر کے حضرت اقدس کی مذکورہ بالا خواہش کو پورا کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

دوائی اٹھرا

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین رضؓ صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

جنوری ۱۹۳۹ء سے فاروق کے چندہ میں غیر معمولی تخفیف

اخبار فاروق کی خریداری کے لئے اب کسی احمدی کو تامل نہ ہوگا۔ کیونکہ فاروق کو حسب تجویز مشورہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی جس کا کہ گذشتہ جلسہ سالانہ پر حضور نے اعلان فرمایا تھا۔ مترو ع سال ۱۹۳۸ء سے شائع کیا جاتا ہے۔ اس کا سائز ۲۰×۲۶ کر دیا ہے جو عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ سے نکلتا ہے اور اس میں حضرت امیر المومنین کا خطبہ جمعہ اور دیگر اہم حالات مرکز اور نظارتوں کے اعلان اور سلسلہ کی خبریں اور تبلیغی مشنوں کی رپورٹیں اور عام دنیا کی چیدہ خبریں بھی ہوتی ہیں۔ اس کا چندہ پانچ روپیہ سالانہ مقرر ہے مگر اس کی اشاعت کو ترقی دینے کے لئے میں نے اس کے چندہ میں غیر معمولی کمی کر دی ہے۔ تاکہ ہر طبقہ کا احمدی آسانی سے اس کو خرید سکے۔ لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ جنوری ۱۹۳۹ء سے فاروق کا چندہ سالانہ بجائے پانچ روپیہ کے صرف تین روپیہ اور ششماہی ایک روپیہ بارہ آنہ اور سہ ماہی ایک روپیہ لیا جائیگا اور فاروق اسی سائز پر اسی کاغذ پر اسی لکھائی چھپائی سے بدستور ۱۲ صفحہ کا ہر مہینے میں چار بار شائع ہوتا رہیگا جس میں وہ تمام امور مندرجہ بالا یعنی خطبہ حضرت صاحب و دیگر خبریں نقل ہوا کرینگی۔ پس آپ اس وقت صرف روپوں خریداری پتہ ذیل پر ارسال کریں۔ اور چندہ سالانہ یا ششماہی یا سہ ماہی خواہ جلسہ پر آکر دیں یا بیت المال میں بھیجدیں یا منی آرڈر کر دیں یا وی پی کے ذریعہ ادا کر دیں یہ آپکا اختیار ہے لیکن ۳۱ جنوری ۱۹۳۹ء سے پہلے پہلے چندہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ بیرون سے احباب کیلئے جو رسالہ روپیہ چندہ تھا اس کو صرف پانچ روپیہ آٹھ آنہ سالانہ کر دیا ہے جو منی آرڈر ارسال کریں پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ پتہ:۔ مینیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خبہ الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی